

بسم الله الرحمن الرحيم

خلافت معاویہ وزید پر ایک تحقیقی نظر

بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل ابن جوزی رضی اللہ عنہم پر یہ پلید پرست کے جواز کے خاکل ہیں۔

اولم: حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی جامعہ اشرفیہ (سارکپور)

شیخ خارجیت کے پرانوں اور پہلی نجد کے بھٹوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مقدس بارگاہوں میں دریدہ دہنی کا ثبوت دے کر سدا کے لئے کفر وارتہ کو کو گلے لگا لیا ہے اور جب انہیں دین حق سے خارج کر دیا گیا تو صحابہ کرام اور رسول علیہ السلام کے پیاروں کی بارگاہوں میں بھی سب و شتم کا بازار گرم کر دیا گیا۔ دین تو خدا نے لے ہی لیا تھا عقل بھی دین کے ساتھ رخصت ہوئی اور تاریخی حقائق اور دنیا کے تمام انسانوں کو بھی بھٹلانے لگے اور سارا زمانہ مسلمان دکا فخر بھی سے روشتی کھد رہے ہیں یا نہ میرا ثابت کرنے پر تکل گئے۔

کئی سال قبل ایک امر و ہوی خارجی نے اپنے کفر وارتہ ادکا ایک نیا روپ اس طرح ظاہر کیا تھا:

(۱) خلافت علی بن ابی طالب نہیں۔ انہوں نے حضرت عثمان غنی کا قصاص نہیں لیا۔

(۲) یزید غلیظہ برحق تھا اور یزید اعا بد و زائد تھا۔

(۳) سیدنا امام عالی مقام حق پر نہیں تھے۔ (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ)

حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب علیہ الرحمہ نے اس بطلان کا زبردست رد کیا ہے اور خفقات مولیٰ علی و سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برحق ثابت کیا ہے اور یزید پلید کے فسق و بدکاری اور ظلم و نصب کو واضح کر دیا ہے۔ حضرت مفتی صاحب موصوف کے مقالہ کی تجلیں تا ظہرین کی خدمت میں پیش ہے۔

اسلام میں فتنوں کا آغاز سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہوا۔ ابن سہاک ذریعہ نے سیدنا عثمان غنی کو شہید کیا۔ حضرت علی و حضرت علیہ اور حضرت زبیر اور حضرت امیر معاویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو آپس میں لڑایا اور کر بلا کے میدان میں رسول عظیم کی آنکھوں کے تارے اور سیدہ زہرہ کے جگر پارے سیدنا امام علی مقام اور ان کی اولادوں رفقا و دو خدا کو تہہ تیغ کیا۔

آج بھی ابن سہاک خلافت معاویہ و یزید کی باتیں کر رہے ہیں اور اسلام و تاریخ کی چٹائی کو تیرگی کی بھیشت

چڑھا رہے ہیں۔

خلافت حضرت علی برحق ہے۔

علامہ ابن حجر مکی "صواعق محرقہ" میں فرماتے ہیں:

"علم مما مر ان الحقیق بالخلافة بعد الائمة الطلعة هو الامام المرتضى" ... الخ (صفحہ ۱۷)۔
گزشتہ باتوں سے معلوم ہوا کہ اہل صل و عقد کے اجماع سے خلفاء و علماء کے بعد خلافت کے مستحق امام مرتضیٰ دلی یعنی
حضرت علی بن ابی طالب تھے۔ یہ اہل صل و عقد حضرات علیؑ زیدؑ ابو موسیٰؑ ابن عباسؑ مخیر بن ثابتؑ ابو الزبیرؑ بن
تہانؑ محمد بن مسلمہؑ اور عمار بن یاسرؑ ہیں۔

شرح مقام میں بعض شکوک سے ہے کہ خلافت مرتضویٰ پر اجماع ہے اس طرح کہ حضرت عمرؓ کی مشاورتی کمیٹی میں
باتفاق طے ہوا تھا کہ خلافت حضرت علیؑ یا حضرت عثمانؓ کے لئے ہے۔ اس سے ثابت کہ جب حضرت عثمانؓ نہ ہوں تو
خلافت حضرت علیؑ کا حق ہے، جبکہ عثمانؓ نہ رہے تو حضرت علیؑ اس کے مستحق اجماعاً رہے۔

(۲) حضرت علامہ سیوطی تاریخ الخلفاء میں رقمطراز ہیں: "حضرت عثمانؓ کی شہادت کے دوسرے دن مدینہ طیبہ میں
حضرت علیؑ کی خلافت پر بیعت ہوئی۔ مدینہ میں جتنے بھی صحابہ تھے سب نے بیعت کی۔"

(۳) حضرت امام ابو جعفر طبرسی اپنی کتاب "الرباعیہ النضرۃ" میں اسی بات کی تائید کرتے ہیں اور اہل بدرد و دیگر
صحابہ کرامؓ کی مولائی کے ہاتھ پر بیعت کا حال لکھتے ہیں۔ (صفحہ ۲۶، جلد ۲)
قصص سیدنا عثمانؓ کا مطالعہ۔

حضرت عثمانؓ کے قصص سے معلوم ہوتا ہے کہ مولائی کرم اللہ وجہہ لکھنؤ نے کبھی انکار کیا نہ پہلو تہی کی۔ البتہ قانون اسلام
کے مطابق چمکدہ و جانتان مٹی نے دعویٰ دائر کیا اور نہ کوئی ثبوت پیش کیا تاہم مولائی علیؑ بے ثبوت کس سے قصص
لیتے۔

قصص سنیین وجہل جور بحق حضورہ :-

حدیث نمبر ۱۔۔۔ حضور نبی (ﷺ) نے ایک بار عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا تھا:
"تقتلک الفلۃ الباطیۃ"۔ تجھے فلندہ پر خدج کرنے والی جماعت قتل کرے گی۔

حضرت عمار جنگ مشین میں شہید ہوئے۔ یہ سیدنا علیؑ کے ساتھ تھے۔ معلوم ہوا کہ سیدنا علیؑ کی خلافت حق تھی۔ حضرت امام ابوہریرہؓ نے حدیث مصطفیٰ (ﷺ) کی روشنی میں سیدنا علیؑ کے لئے ”صواب حق“ ہونا ثابت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۳۲۰ (توبہ) اور تم میں وہ جنہیں اللہ عزوجل نے شیطان سے محفوظ رکھا ہے نبی کے فرمان سے یعنی عمار۔ علامہ ابن حجر مکی نے اپنی تصنیف تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انگ رہنے والے صحابہ کرام میں سے بعضوں پر حدیثیں ظاہر ہوئیں تو وہ اس تلخہ کی پرندام تھے جیسا کہ گذر گیا انہیں۔ حدیثین وقاص رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ ﴿صفحہ نمبر ۱۵۹﴾

حدیث نمبر ۳۲۰ جنگ جمل میں جب دونوں فریقین صف آراء ہو گئے تو حضرت علیؑ نے حضرت زبیرؓ کو بلایا۔ انہیں یاد دلایا ایک بار بعد رسالت میں ہم دونوں فلاں جگہ ساتھ ساتھ تھے۔ آنحضور (ﷺ) نے ہمیں دیکھ کر فرمایا: اسے زبیر! علی سے محبت کرتے ہو؟ عرض کی کیوں نہیں؟ یہ میرے ماموں زاد بھائی و اسلامی برادر ہیں۔ پھر منہ سے دریافت فرمایا: اے علی! یوں کیا تم بھی انہیں محبوب رکھتے ہو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (ﷺ) اپنے پیچھے بھی زاد اور بیٹی بھائی کو کیوں نہ محبوب رکھوں گا۔ حضور اقدس (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ایک دن تم ان کے مد مقابل ہو گے اور تم خطا پر ہو گے۔

حضرت زبیرؓ نے اس کی تصدیق کی۔ فرمایا میں بھول گیا تھا اور میں نے پکار کر میدان کارزار سے نکل گئے۔

﴿الریاض النضرۃ : صفحہ ۷۳ جلد ۲ صواعق محرقہ صفحہ ۷۱ ا از حاکم بیہقی﴾

حدیث نمبر ۳۲۰ سرکارِ دو عالم (ﷺ) نے ازواج مطہرات سے فرمایا:

”تم میں سے کون سرخ اونٹ والی ہے جس پر اونٹ حباب کے کتے بھونکیں گے۔ اس کے بعد اس کے اور گرد لاشوں کے ڈھیر ہونگے۔“ ﴿صواعق محرقہ ص ۷۱ ا از بزار و ابونعیم﴾

چنانچہ امام المومنین سید عابدیہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ جسے طلحہ بن حباب بھونکیں تو کتوں نے بھونکا شروع کر دیا۔ حدیث یاد آئی، مجھے معلوم کی اور ارادہ جمع فرمایا مگر منتہ پر دائروں نے معاملہ جڑتے دیکھ کر کہہ دیا یہ حباب نہیں کسی نے غلط کہہ دیا ہے۔

حدیث نمبر ۳۲۰ حضور (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے اللہ! حق رکھ جہاں بھی جائیں۔“ ﴿مشکوٰۃ﴾

احادیث کے بارے سے خوب واضح ہو گیا کہ خلافت حضرت علی بن ابی طالبؓ اور ان پر قصداً قصاص نہ لینے کا معاملہ قطعی باطل ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا: خلفاء کون ہیں؟ فرمایا: ابو بکر و عمر و عثمان و علی۔ حضرت امیر معاویہ کے بارے میں دریاخت کرنے پر فرمایا: حضرت علیؓ سے زیادہ خلافت کوئی حقدار نہیں تھا۔ حضرت امام نوویؒ صحیح مسلم شریف شریع جلد دوم صفحہ ۲۷۷ پر فرماتے ہیں:

(ترجمہ) ”حضرت عثمان کی خلافت اجماعاً صحیح ہے وہ ظلماً شہید کئے گئے۔ ان کے قاتل قاسم ہیں۔ ان کے قتل کوئی صحابی شریک نہیں ہوئے۔ انہیں کہنے چاہا ہوں اصرار دھر کے رذیل تھے اور چیلے درجہ کے لوگوں کے شہید کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بھی بالا جوار صحیح ہے۔ اپنے عہد میں وہ بنی غلیظہ تھے۔ کسی دوسرے کی خلافت نہیں تھی۔ یہ بیانی فی وید کردار اور دشمن اسلام تھا۔

امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ”میری امت کی ہلاکت قریش کے لوٹروں کے ہاتھوں ہوگی۔“ مروان نے کہا کہ ان پر خدا کی لعنت ہو بہت بڑے لوٹے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تادوں کہ وہ خلائ بن غلام ہیں۔ عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ میں شام اپنے دادا کے ساتھ جاتا تھا۔ میں نے فویز چھو کر سے دیکھے یہ انہیں میں ہو گئے۔ شاگردوں نے عرض کی کیا آپ خوب جانتے ہیں۔ حضرت عمرو بن الخطابؓ نے مروان کو انہیں ملھون لوٹروں میں بتایا۔ انہوں نے بنی امریہ کو اس حدیث کا مصداق ٹھہرایا۔ علامہ کرمانی فرماتے ہیں:

احداث کو فویز ہوں گے۔ ان کا پہلا بی بی علیہ السلام یسحق ہے اور یہ عموئان رسیدہ ہزارگوں کو شہروں کی مارت سے اتار کر اپنے کم عمر مرشدواروں کو والی بناتا تھا۔

تمام شارھین بشمول ماطل قاری اس پر متفق ہیں کہ علامہ قریش (قریش کے لوٹروں) میں یہ ضرور داخل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رحمتہ للعالمین (ﷺ) نے فرمایا:

لعنوا وابا لہ من داس المین وامارۃ النصبان۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۳ جلد ۲) یعنی لوگو! سادھ سال کی ابتدا امام اور چھوڑوں کے امیر ہونے سے خدا کی چٹا مانگو۔

”اعارة الصبان“ کی شرح میں ماضی قاری رقمطراز ہیں:

(ترجمہ) ”اعارة الصبان“ سے چاہی چھوکروں کی حکومت مراد ہے جیسے یزید بن معاویہ اور حکم بن مروان کی اولادیں اور ان کی شش ایک روایت ہے کہ حضور (ﷺ) نے ثواب میں انہیں اپنے منبر پر کھیل کود کرتے ملا حظ فرمایا ہے۔“

سرکار کی ایک اور حدیث اس طرح ہے:

علامہ سیوطی ”تاریخ الخلفاء“ میں اور امام ابن حجر ”صواعق محرقہ“ میں شیخ محمد صبحان اسحاق الراغبین میں مستدا ابو یعلیٰ سے راوی:

لا يزال امری قائما بالقسط حتى يكون اول من يلزمه رجل من بني امية يقال له يزيد . میری امت کا معاملہ پر پاد رست رہے گا۔ یہاں تک کہ جو شخص اس میں رخنہ اندازی کرے گا وہ بنی امیہ کا ایک فرد یزید ہوگا۔

یہی حضرات مزید فرماتے ہیں:

سمعت رسول الله (ﷺ) يقول اول من يبدل سنتي رجل من بني امية يقال له يزيد . میں نے حضور (ﷺ) کو فرماتے سنا ہے کہ پہلا شخص جو میری سنت کو بدلے گا بنی امیہ کا ایک شخص جس کا نام یزید ہے۔ (الف) یزید کو امیر المؤمنین کہنے پر حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس کوڑے لگوائے۔

﴿حواشي محرقه تاريخ الخلفاء﴾

(ب) یزید کے ہم عصر حضرت عبداللہ بن حنظلہ غیلہ ملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یزید کو ام و لا تزکیوں اور بہنوں سے نکاح کرنے والا شرابی اور تارک نماز فرمایا ہے۔ ﴿تاریخ الخلفاء ۱۳۶﴾

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یزید علیہ کس لیس و فجور بغاوت و نصب و قیود پر حواووں اور جہتوں کے ساتھ لکھا ہے۔

حضرت امام عالی مقام سید امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فوج کشی اور انکی شہادت و قیورہ میں اسی علیہ کا ہاتھ دکھایا ہے یہی شیخ محقق علی الاطلاق ”جذب القلوب“ میں فرماتے ہیں:

”حضرت امام عالی مقام کی شہادت کے بعد سب سے شیعہ اور صحیح جو واقعہ یہ ہے کہ زمانے میں رونما ہوا واقعہ ترہ ہے۔

یہ ہے ”مسلم بن عقیل کو شامیوں کے لشکر عظیم کے ساتھ اہل مدینہ سے لڑنے کے لئے بھیجا اور کہا کہ اگر طاعت نہ کریں تو تین روز تک مدینہ تہا رے لیے مباح ہے۔ شامیوں نے حرم پاک میں گھس کر اس کی حرمت کو پامال کیا ایک ہزار سات سو مہاجرین و انصار صحابہ کرام و علمائے دین باطنیات سات سو حفاظ اور دو ہزار عوام الناس کو قتل کیا۔ ہزاروں دو تیز کان حرم مصطفیٰ کی عصمت درہی کی۔ مسجد نبوی میں گھوڑے دوڑائے۔

روحہ جنت میں گھوڑے باندھے لید و پیٹھاپ سے اسے تاپاک کیا۔ تین روز تک مسجد نبوی اذان عمامہ سے محروم رہی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک لوچی گئی۔ بچاؤ جس نے یہ یہی کہیت کی۔“
یہ ہے کے بیٹے حضرت امجاد یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو خط لکھا وہ بھی یہ یہی بدکرداری اور اسلام دشمنی کا ایک ثبوت ہے۔

(ترجمہ) ”پھر میرے باپ کو طاعت دی گئی وہ نالائق تھا“ لواء رسول سے لڑا اس کی عمر کم کر دی گئی نسل تباہ کر دی گئی۔ وہ اپنی قبر میں گناہوں کے دیال میں گرفتار ہو گیا۔ پھر رو کر کہا ہم سب پر زیادہ گمراہ اس کی بری موت اور برا ٹھکانہ ہے۔ اس نے حضرت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کیا۔ شراب حلال کی اور کہہ کر ہزار کیا۔“

﴿صواعق محرقہ صفحہ ۱۳۳﴾

بقیہ پر اکتے :-

امام احمد بن حنبلؒ کہن جو زنی رضی اللہ عنہم وغیرہ یہ یہ پر لعنت کو جائز قرار دیتے ہیں۔
سیدنا امام احمد بن حنبلؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ یہ کو کہ فرمایا اس پر لعنت کو جائز فرمایا۔
علامہ سعد الدین شافعی علیہ الرحمہ نے ”شرح عقائد“ میں یہ یہ کو کہ فرمایا ہے۔

جو فاجر اس حرام بت سلامت کی حدیث سے یہ یہ کو تک اور عقارت والا بتاتے ہیں وہ جری عیاری اور کذب سے کام لے کر اپنی اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہیں۔ حدیث میں ایسا کوئی الفاظ نہیں جو اس بات پر دلالت کرے کہ یہ یہ یا قسططیہ کی جنگ میں شریک ہو کر فرار کی عقارت کی اشارت دیتے ہیں۔ مغفور لہم کی بشارت انہیں لوگوں کو کوشاں

ہے جو بوقت لشکر کشی مسلمان رہے ہوں اور دم آخر ایمان پر قائم رہے ہوں۔ اگر کوئی اس جنگ کے بعد کافر ہو گیا تو بالفاق علماء اس بشارت کا مستحق نہیں۔

یزید کو امیر و خلیفہ زاد و عابد کہنے والے بھی اہنت کے مستحق ہیں اور ایمان گنوار ہے ہیں۔ یزید خود امروہوی صاحب کے قول سے بھی فاسق و فاجر ثابت ہوتا ہے اس لیے کہ حضرت ابوالدرداء نے یزید کے ان کی لڑکی کو پیغام نکاح دیتے پر یہ کہہ کر رد کر دیا کہ اس کے یہاں کام کے لیے خانوائیں ہیں۔ دراصل حضرت حضرت ابوالدرداء نے اشارہ کیا ہے۔ بتا دیا کہ وہ عیاش و زانی ہے اور خانوائیں اس کے تصرف میں ملتی ہیں لہذا ایسے بدکار کو بچی کون دے گا؟ آخر سیدنا ابو الدرداء نے اپنی بیٹی یزید ہی کے ایک ہم عیاش کے عقد میں دے دی۔

امام عالی مقام برحق پر تعجب :-

خلافت امام عالی مقام کا حق تھا۔ انہوں نے یزید کی باطل خلافت کے خلاف جہاد کیا اور اسلام کو سرخرو کر دیا۔ حضرت امام عالی مقام نے اپنے خطبہ بر مقام بیضہ (گر بلا کی شہادت سے قبل) میں اپنے اور حر کے ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ اس خطبہ میں آپ نے یزید کے کالے لکڑے توں کو بیان فرمایا جسے کوئی جھٹھا نہ سکا۔ خوینہ پراچیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا امام عالی مقام کو دین اور دین پناہ کہا ہے۔ حق گواہی اور جو حید و اسلام کی بنیاد ڈالیا ہے، یعنی دین و توحید کا رکھوالا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی احادیث (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۷۷ و صفحہ ۱۷۸) سے سیدنا امام عالی مقام کی شہادت و حقانیت ثابت ہے اور یہی حقانیت و شہادت یزید کے ظلم و جبر اور اس کے بطلان کے لیے دلیل ہے۔ (الف) سیدہ ام سلمہ نے فرمایا کہ سرکار کو خواب میں دیکھا کہ سرافندہ اور داڑھی مبارک گرد آلود ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابھی حسین کے شعل میں تھریف فرماتا تھا۔

(ب) حضرت ابن عباس نے خواب میں سرکار کو بوقت دوپہر دیکھا کہ چہرہ گرد ہے۔ زلف معطر کھڑے ہوئے ہیں ہاتھوں میں ایک شمشیر ہے جس میں خون ہے سرکار و دنا لم (ﷺ) نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے جسے آج جمع کرتا ہوں۔ ابن عباس نے یہ بھی فرمایا: کہ یہ وقت خیال میں رکھا کہ حضرت حسین اس وقت شہید

ہوئے۔

حضرت محبوب الہی نظام الدین دہلوی قدس سرہ العزیز نے ”جہید امام ابو شکور سائی“ عقائد کی مستند کتاب خود بھی پڑھی ہے۔ اسی میں میں ہے کہ ”حسین حق پرستے اور ظلم شہید ہوئے ہیں“۔

اسی کتاب میں حضرت امیر معاویہ کو عالم عادل اور امام حق لکھا گیا ہے اور یزید کو شرابی اور فاسق و قاتل لکھا گیا ہے۔

اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ

(۱) حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت حق ہے۔ حضرت عثمان بن النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد یہی خلیفہ برحق تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص نہ لیئے اور اس میں کسی قسم کی پہلو تہی کرنے کا اصرار حضرت مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قطعاً درست نہیں ہے۔

(۲) یزید اپنے فسق و فجور اور دیگر وجوہ شرعیہ کی بنا پر امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر ائمہ کے نزدیک یقیناً خلافت کا اہل نہیں تھا۔ اس کی خلافت شرعاً درست نہیں تھی۔

(۳) اس کے بالمقابل ریحانہ رسول حضرت امام عالی مقام حق پرستے اور انہیں اور اہل ان کے رفقاء کا قتل کرنا ظلم عظیم تھا۔ یہ حضرات مرجع شہادت پر فائز ہوئے۔